REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم چہارشنبہ ۳ شعبان ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱/-

جلد ۴۶/۱۱ | ۶ امان ۱۳۳۶ ہش | ۶ مارچ ۱۹۵۷ء | نمبر ۵۵

صدر آئزن ہاور کا منصوبہ اسی ہفتہ منظور کر لیا جائیگا

منصوبے سے فوجی اور اقتصادی امداد خارج کرنے کی تحریکات مسترد کر دی گئیں

واشنگٹن ۵ مارچ۔ توقع ہے کہ امریکی سینیٹ مشرق وسطیٰ کے متعلق صدر آئزن ہاور کے منصوبہ کو اسی ہفتہ آخری منظوری دے دیگی۔ کیونکہ اس نے منصوبہ کی سب سے اہم اور متنازعہ فیہ شق کو طویل بحث کے بعد منظور کر لیا ہے۔ ہفتہ کے دن سینیٹ نے اپنے غیر معمولی اجلاس میں ۲۸ کے مقابلہ میں ۵۸ ووٹوں سے ایک ترمیم مسترد کر دی۔ جس کا مقصد آئزن ہاور کے منصوبہ سے مشرق وسطیٰ کے ملکوں کی اقتصادی اور فوجی دفعات کو خارج کرنا تھا۔

اصل منصوبہ میں اس قسم کی امداد کے لئے صدر کو ۲۰ کروڑ ڈالر خرچ کرنے کے اختیارات دینے کی تجویز شامل کی گئی ہے۔ صدر نے سینیٹ سے براہ راست اپیل کی تھی کہ منصوبہ میں ایسی کوئی ترمیم منظور نہ کرے۔ جس کا مقصد اقتصادی اور فوجی امداد کی دفعات کو خارج کرنا ہو۔

پاکستان ایک متحد اور ناقابل تقسیم مملکت ہے

اس کی سالمیت و استحکام کو نقصان پہنچانے کی تمام کوششیں سختی سے کچل دی جائیں گی

پاکستان ایوان ہائے تجارت کی سالانہ تقریب میں صدر سکندر مرزا کی تقریر

کراچی ۵ مارچ۔ صدر سکندر مرزا نے کہا ہے کہ پاکستان ایک متحد اور ناقابل تقسیم مملکت ہے۔ دونوں حصے ایک دوسرے کے ساتھ پوری طرح مربوط ہیں۔ اور ان کا مستقبل بھی ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہے۔ صدر سکندر مرزا کل پاکستان ایوان ہائے صنعت و تجارت کی سالانہ تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے اعلان کیا کہ پاکستان کے اتحاد اور اس کی یکجہتی پر اثر انداز ہونے والی کسی کوشش کو خواہ وہ کسی جانب سے ہی کیوں نہ ظاہر ہو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ملک کی سالمیت اور اس کا استحکام ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔ اس کو برقرار رکھنے اور اسے ہر خطرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے حکومت انتہائی سخت تدبیریں اختیار کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گی۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ میں ان تمام لوگوں کو خبردار کر رہا ہوں۔ جنہوں نے فرقہ پرستی اور صوبائی عصبیت کو اپنا پیشہ بنا رکھا ہے۔ میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ آگ سے کھیل رہے ہیں۔ جو زور پکڑ کر ان کا نام و نشان تک مٹا دے گی ان لوگوں نے چاہے کتنا ہی مقدس لبادہ کیوں نہ اوڑھ رکھا ہو۔ حکومت ایسے عناصر کو ڈھیل دے کر کبھی اس امر کی اجازت نہیں دے گی۔ کہ وہ اپنی اعلانیہ یا خفیہ کوششوں کے ذریعہ پاکستان کے اتحاد و یکجہتی اور سالمیت و استحکام کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو سکیں۔ آپ نے اس خیال کی تردید کی۔ کہ دو سال پہلے کی نسبت سیاسی صورت حال زیادہ الجھی ہوئی ہے۔ آپ نے کہا یہ رجحان اچھا نہیں ہے۔ کہ حکومت کے کام کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کئے جائیں۔

غذائی مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا اس مسئلے کو مستقل بنیادوں پر حل کرنے کے لئے حکومت ٹھوس اور حقیقت پسندانہ پالیسیاں اختیار کرے گی۔ آپ نے کہا اس سلسلے میں یہ امر نہایت ضروری ہے کہ زمینوں کو پوری طرح زیر کاشت لایا جائے۔ سکھر بیراج کے علاقہ میں کافی زمین افتادہ پڑی ہے اسی طرح غلام محمد بیراج کا سارا علاقہ ابھی غیر آباد پڑا ہے۔ ضروری ہے کہ ان تمام غیر آباد علاقوں کو جلد از جلد آباد کر کے ان علاقوں کے وسائل سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ آپ نے کہا اس وقت تک صنعتی اور تعلیمی ترقی کی کوئی سکیم بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ لوگوں کو سارا سال سستے داموں اناج میسر نہ آتا رہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے صدر سکندر مرزا نے کہا یہ اندیشہ بالکل بے بنیاد ہے۔ کہ مغربی اور مشرقی پاکستان کی صنعتی ترقی میں توازن برقرار نہیں رکھا گیا۔ ملک کے دونوں حصوں میں صنعتی ترقی کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کی گئی ہے اور اس امر [illegible]

۔۔۔ کا خیال رکھا گیا ہے۔ کہ دونوں علاقوں کے باشندے صنعتوں کی ترقی سے پوری طرح متمتع ہو سکیں۔

آپ نے کہا میں حکومت کے اس عزم کا پھر اعلان کرتا ہوں کہ انتظامیہ کے اخراجات میں زیادہ سے زیادہ کمی کی جائے گی۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ ترقیاتی سکیموں کو بروئے کار لانے کے لئے انتظامیہ کے اخراجات ناگزیر ہوتے ہیں۔ غیر ملکی زرمبادلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا حکومت اس سے ترقیاتی پروگراموں کو تیز تر کرنا چاہتی ہے لیکن ان پروگراموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے [illegible]

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

اسسٹنٹ ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ مارچ ۱۹۵۶ء

دو متضاد نظریے

دستور پاکستان کی دفعہ ۱۹۸ کے رو سے ملک کے سابق قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالنے اور آئندہ کی قانون سازی کو قرآن وسنت کی ہدایات کا پابند بنانے کا فیصلہ ایک کمشن کی تشکیل پر مبنی کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق مودودی صاحب کی جماعت کے ایک حالیہ اجتماع میں ایک قرارداد پاس کی گئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔

اب یہ سننے میں آرہا ہے۔ کہ عنقریب یہ کمشن مقرر کیا جانے والا ہے۔ اس موقع پر یہ اجتماع اس امر کو واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہے۔ کہ دستور کی دفعہ ۱۹۸ وہ اصل دفعہ ہے۔ جس پر ریاست کی اسلامی نوعیت کے عملاً بروئے کار آنے کا دارومدار ہے۔ اور اس دفعہ پر عملدرآمد ہونے کا سارا انحصار اس کمشن کی صحیح یا غلط تشکیل پر ہے۔ اگر اس کمیشن میں ایسے لوگ جان بوجھ کر شامل کئے گئے۔ جو دنیا کو مذہبی اختلافات کا تماشا دکھا کر یہاں اسلامی شریعت کے نفاذ کا خواب پریشان کر سکیں۔ یا اس کی ترکیب ایسے لوگوں سے کی گئی۔ جو مسلمانوں کی سیزدہ صد سالہ روایات سے لڑ کر اپنے مزعومات کے مطابق ایک نیا اسلام تصنیف کرنے کی وہ اپج دکھائیں گے جس کا ایک نمونہ عائلی کمیشن نے پیش کیا ہے۔ تو یہ اس بات کا صریح ثبوت ہوگا۔ کہ دستور کی اس دفعہ پر نیک نیتی کے ساتھ عمل نہیں کیا جا رہا ہے۔ اور اس صورت میں یہ ضروری ہو جائے گا۔ کہ مسلمانوں کی دینی جماعتیں باہمی مشاورت اور تعاون کے ساتھ خود ایک ایسی مجلس قائم کریں۔ جو موجودہ قوانین میں اسلامی نقطۂ نظر سے ضروری اصلاحات تجویز کرے۔ اور آئندہ کسی قانون سازی کے لئے اسلامی احکام کا ایک مستند مجموعہ مرتب کر دے۔ البتہ اگر یہ کمیشن ایسے اہل علم پر مشتمل ہو۔ جن کی دیانت اور علوم دینی سے واقفیت اور اجرائے قانون اسلامی کے لئے جن کی نیک نیتی مسلمانان پاکستان کے لئے قابل اعتماد ہو۔ اور جن سے یہ توقع کی جا سکے۔ کہ وہ اس کام کو مسلمانوں کی مسلم روایات کے مطابق صحیح طریقے سے انجام دیں گے۔ یہ اجتماع اس بات کا اعلان کرتا ہے۔ کہ ملک کی تمام دینی جماعتوں کی طرف سے اس کو اپنا فرض انجام دینے میں پورا تعاون حاصل ہوگا۔" (روزنامہ تسنیم ۲۷ فروری ۱۹۵۶ء صلہ)

اس کے برخلاف ذیل میں ہم ایک حوالہ الاعتصام سے درج کرتے ہیں۔ جس میں اس بارے میں جمیعۃ العلمائے اسلام کی ایک قرارداد کا حوالہ دیا گیا ہے:۔

"۱۷ فروری کے روزنامہ نوائے پاکستان کے صفحہ ۶ پر جمیعۃ علمائے اسلام کے ایک اجلاس کی ایک قرارداد شائع ہوئی ہے۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ قوانین کو اسلام کے مطابق بنانے کے لئے جس کمیشن کا تقرر عمل میں لایا جائے گا۔ اس میں فلاں فلاں لوگوں کو شامل نہ کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ یہ لوگ مرزائیت نواز ہیں۔ ان کے نظریات اسلام کے خلاف ہیں۔ قوانین کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے اگر بے دین قسم کے لوگوں کی خدمات حاصل کر لی گئیں۔ تو پاکستان میں دستور اسلامی کے نفاذ کا مقصد پورا نہیں ہو سکے گا۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے۔ کہ اس فہرست میں مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی بھی شامل ہیں۔" (الاعتصام مورخہ یکم مارچ ۱۹۵۶ء)

یہ دونوں حوالے ہم نے اس لئے نقل کئے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو۔ کہ ہمارے اہل علم حضرات جو حکومت پر الزام لگاتے ہیں کہ اس نے ایسا کمیشن مقرر کرنے میں دیر لگا دی ہے۔ خود ایک دوسرے کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں۔ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ اگر ان باتوں کا خیال رکھا جائے۔ تو حکومت کے لئے کوئی ایسا کمیشن مقرر کرنا جو سب کے لئے قابل قبول ہو۔ کس قدر مشکل ہے۔

ہماری مشترکہ ملکیت

ہفت روزہ "المنیر" لائل پور نے اپنی اشاعت ۲۸ فروری ۱۹۵۶ء میں ایک اداریتی نوٹ "پاکستان میں تشیعت اور ریڈیو پاکستان" کے زیر عنوان تحریر کیا ہے۔ جس کے آغاز میں مدیر محترم رقمطراز ہیں۔ کہ:۔

"ہمیں کبھی بھی ان مسائل سے دلچسپی نہیں ہوئی۔ جو پاکستان کے مختلف مذہبی فرقوں کے مابین کھچاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ ہماری تلقین از اول تا ایں دم یہی رہی ہے۔ اور ہم اسے ہی صحیح سمجھتے ہیں۔ کہ اس ملک کے تمام مذہبی عناصر کے مابین قرب و مواصلت کے رشتے استوار ہونے چاہئیں۔ اور ان کے درمیان جو چپقلش مناظرہ بازی کی وجہ سے پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اسے ختم ہونا چاہیئے۔"

جس اصول کا یہاں ذکر ہے۔ حقیقت تو یہی ہے۔ کہ جب تک ہمارے دینی مذہبی طبقے اس کی پابندی نہ کریں گے۔ پاکستان میں جو ایک اسلامی مملکت ہے۔ کبھی امن وامان کی فضا قائم نہیں ہو سکتی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا "المنیر" اپنے ادعا کے مطابق خود اس اصول کی پابندی کرتا ہے۔ کیا احمدیت کے متعلق ہی اس میں ایسے مضامین شائع نہیں ہوتے۔ جن میں نہ صرف محض مناظرانہ انداز ہوتا ہے۔ بلکہ نہایت پست طرز تمسخر ہوتا ہے۔ اسی پرچہ میں "ربوہ کی سیر" کے تحت جو کچھ لکھا گیا ہے کیا یہ اس اصول کی نفی نہیں کرتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ مختلف مکاتیب کے عقائد پر اصولی بحث نہیں ہونی چاہیئے۔ ہونی چاہیئے۔ لیکن جو چیز قابل اعتراض ہے۔ وہ معاندت کا جذبہ ہے۔ جس سے افسوس ہے۔ کہ ہمارے اہل علم حضرات بھی جو اپنے تئیں علم دین میں پیش پیش سمجھتے ہیں۔ بری نہیں ہیں۔

یہ تو خیر ایک جملہ معترضہ تھا۔ نوٹ میں جو کچھ ریڈیو پاکستان کے متعلق کہا گیا ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ جیسا کہ اخبارات میں چرچا ہو رہا ہے۔ کہ

"ریڈیو پاکستان نے علامہ اقبال مرحوم کے کلام کا وہ حصہ ممنوع قرار دیا ہے۔ جس میں صحابہ کرامؓ بالخصوص خلفائے راشدینؓ کے مناقب اور ان کے کارنامے بیان کئے گئے ہیں۔ اسطرح مولانا ظفر علی خاں مرحوم کی مشہور نعت کا یہ شعر ریڈیائی پروگرام سے حذف کر دیا گیا ہے۔ کہ

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر وعمر وعثمان وعلی
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبیؐ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں"

یہ تو واقعی ایک نہایت قابل افسوس بات ہے۔ دوسرے فرقے کے بزرگوں کو برا بھلا کہنا تو واقعی ایک نہایت قابل اعتراض بات ہے۔ اور ریڈیو پاکستان کو اس سے ضرور احتراز کرنا چاہیئے۔ لیکن ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر خیر جن کو تمام دنیا کے مسلمان ہی نہیں، بلکہ غیر مذاہب کے لوگ بھی قابل عزت سمجھتے ہیں۔ ریڈیو پر بند کرنا نہایت عجیب وغریب ذہنیت کا مظاہرہ ہے۔ اس لئے ہمیں یقین نہیں۔ کہ ایسی کوئی بات ہے۔ اگر خدانخواستہ ایسی کوئی بات ہو۔ تو ریڈیو کو فوراً اس کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ ریڈیو پاکستان۔ پاکستان کے تمام شہریوں کی مشترکہ ملکیت ہے۔ اس کے لئے کسی خاص فرقہ کے نظریات کی جانبداری بذات خود ایک برا فعل ہے۔ چہ جائیکہ ایسے جلیل القدر صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر خیر پر پابندی ہو۔

پھر اگر خدانخواستہ یہ صحیح ہے۔ کہ ریڈیو پاکستان کو اس طرح استعمال کیا گیا ہے۔ تو اس سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ جو ملکی حکومت پر اپنی خاص ایڈیالوجی اسلام کے نام پر مسلط کرنے کے لئے سیاسی پارٹی بازی کو جائز سمجھتے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر حکومتی سطح پر یہ فرقہ وارانہ جنگ زرگری کسی وقت خدا نہ کرے چھڑ گئی۔ تو پاکستان کی ہستی سخت خطرہ میں پڑ جائے گی۔

ہفتہ تحریک وصیت

جماعت ہائے احمدیہ کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ ہفتہ تحریک وصیت (۸ لغایت ۱۴ مارچ) منانے کیلئے فوری طور پر انتظامات کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ مفصل اعلان اخبار الفضل مجریہ ۲۳، ۲۷ فروری اور ۳ مارچ میں شائع ہو چکا ہے۔ اسے ملاحظہ فرما لیا جائے۔ اگر کسی جماعت یا کسی دوست کو فارم وصیت وغیرہ مطلوب ہوں۔ تو مطالبہ آنے پر فوراً بھجوا دیئے جائیں گے۔

یہ بھی درخواست ہے۔ کہ ۱۴ مارچ کے معاً بعد اس تحریک کے نتائج سے دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمایا جائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

چھ مارچ ـــ اسلام کی عظیم الشان فتح کا دن

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پیشگوئی

از مکرم چوہدری عبد الکریم صاحب کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ احمدیہ مقیم سیالکوٹ

"یہ پیشگوئی بڑے مقصد کے ظاہر کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ یعنی اس بات کا ثبوت دینے کے لئے کہ آریہ مذہب بالکل باطل اور وید خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ اور ہمارے سید و مولےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ نبی اور اسلام خدا تعالےٰ کی طرف سے سچا مذہب ہے۔" (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

چھ مارچ کا دن اسلام کی عظیم الشان فتح کا دن ہے۔ یہی وہ فیصلہ کن دن ہے کہ جس میں خدا تعالےٰ نے اسلام کے بہادر پہلوان سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آریوں کے نامی پہلوان کو پچھاڑ دیا۔ آریہ قوم کے پنڈت کو نہ صرف یہ کہ ہزیمت اٹھانی پڑی۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی غیبی تلوار نے اسے موت کے گھاٹ اتار کر چھوڑا۔ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ یہ دن تاریخ عالم میں یوم الفرقان کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ یہ مقابلہ دو شخصوں کے درمیان ہی نہیں تھا۔ بلکہ مقابلہ اسلام اور کفر کے درمیان تھا۔ اور حق و باطل کی جنگ تھی۔ جس کا آخری فیصلہ اس روز ہوا۔ یعنے ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو آریہ قوم کے مشہور و معروف لیڈر پنڈت لیکھرام پشاوری کو خدا تعالےٰ کی قہری تجلی سے اچانک خارق عادت طور پر قتل کیا گیا۔ اور اس طرح خدائے حی و قیوم نے ۶ مارچ کو اسلام کی صداقت اور سیدنا حضرت رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے ایک روشن اور چمکتا ہوا نشان ظاہر کیا۔

مخالفین اسلام میں سے آریہ سماجی خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت اسلام اور سیدنا حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر نہایت گندے حملے کرنے میں پیش پیش تھے۔ اور آریوں کے لیڈر پنڈت لیکھرام تو حد درجہ گستاخی میں بڑھے ہوئے تھے۔ انہوں نے تو اسلام کے خلاف وہ کیچڑ اچھالا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس شان کے خلاف وہ زہر اگلا اور اس قدر دریدہ دہنی اور بدزبانی کی۔ کہ اس کے تصور سے بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کی بعثت کا مقصد ہی اسلام کی حقانیت کو دنیا میں آشکارا کرنا اور سیدنا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کو ظاہر کرنا تھا۔ پنڈت لیکھرام کو بہت روکا۔ اور اسے بہت سمجھایا۔ لیکن بجائے اس کے کہ اس کی غلط روش میں کوئی کمی پیدا ہوتی اضافہ ہی ہوتا گیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت دی کہ اگر وہ خواہشمند ہوں۔ تو ان کی قضا و قدر کی نسبت پیشگوئی شائع کی جائے۔ تو اندرمن تو ڈر گیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی جسارت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا کہ جو چاہو میری نسبت شائع کردو۔ بہتر ہوگا۔ کہ یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری پیشگوئی آپ کے اپنے الفاظ میں پیش کردی جائے جس سے اس پیشگوئی کا مقصد اور اس کا پس منظر بخوبی ذہن نشین ہو سکتا ہے۔

لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی

"واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا تھا۔ اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی۔ کہ اگر وہ خواہشمند ہوں تو ان کی قضاء و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض کیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کردو میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی۔ تو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔

عجلٌ جسدٌ لہ خوارٌ
لہ نصبٌ و عذابٌ

یعنے یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے۔ جو ضرور اس کو مل رہے گا۔ اور اس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے۔ اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی۔ اور خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا۔ کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنے ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کرکے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔ تو سمجھو کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔ اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا۔ تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے میں تیار ہوں۔ اور اس بات پر راضی ہوں

جماعت احمدیہ کی اڑتیسویں مجلس مشاورت

مورخہ ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ مارچ بمقام ربوہ منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اڑتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ امان ۱۳۳۶ھش مطابق ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کرکے اسماء دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سُولی پر کھینچا جائے۔ اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے۔ کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں۔"

"واضح رہے کہ اس شخص (پنڈت لیکھرام۔ ناقل) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں۔ جن کے تصور سے بھی بدن کانپتا ہے۔ اس کی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں۔ کون مسلمان ہے۔ جو ان کتابوں کو سُنے اور اس کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔ بایں ہمہ شوخی اور خیرگی۔ یہ شخص سخت جاہل ہے۔ عربی سے ذرہ مس نہیں۔ بلکہ دقیق اردو لکھنے کا بھی مادہ نہیں۔ اور یہ پیشگوئی اتفاقی نہیں۔ بلکہ اس عاجز نے خاص اس مطلب کے لئے دعا کی۔ جس کا یہ جواب ملا۔ اور یہ پیشگوئی مسلمانوں کے لئے بھی نشان ہے۔ کاش وہ حقیقت کو سمجھتے۔ اور ان کے دل نرم ہوتے۔ اب میں اسی خدائے عزّوجلّ کے نام پر ختم کرتا ہوں۔ جس کے نام سے شروع کیا تھا۔ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمدن المصطفیٰ افضل الرسل وخیر الوریٰ سیدنا و سید کل ما فی الارض والسماء"

خاکسار مرزا غلام احمدؐ از قادیان ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء (اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالات اسلام)

رسالہ "کرامات الصادقین میں بھی حضور مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:۔

وعدنی ربّی واستجاب دعائی فی رجل مفسد عدو اللہ ورسولہٖ المسمّٰی لیکھرام الفشاوری واخبرنی انہٗ من الھالکین انّہٗ کان یسبّ نبی اللہ ویتکلّم فی شانہٖ بکلمات خبیثۃ فدعوتُ علیہ فبشرنی ربّی بموتہٖ فی ستّۃ سنۃ۔ انّ فی ذالک لاٰیۃ للطالبین"

(کرامات الصادقین مطبوعہ ۱۳۱۱ھ)

یعنی میرے خدا نے مجھ سے وعدہ کیا۔ اور مفسد اور دشمن خدا ورسول لیکھرام پشاوری کے متعلق میری دعا کو قبول کیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے مجھے خبر دی۔ کہ وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہو جائے گا۔ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ اور آپؐ کی شان میں نہایت ناروا کلمات کہتا ہے۔ سو میں نے اس پر بددعا کی۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ نے مجھے بشارت دی۔ کہ وہ چھ سال کے اندر مارا جائے گا۔ یقیناً حق کے طالبوں کے لئے اس میں ایک نشانی ہے۔

اس پیشگوئی کا ایک ایک لفظ اس حقیقت کا آئینہ دار ہے۔ کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس قدر اسلام کی تڑپ اور درد اپنے سینہ میں رکھتے تھے۔ اور آپ اپنے آقا و پیشوا سیدنا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اس طرح سرشار تھے۔ کہ اپنے پیارے اور محبوب آقا کے خلاف کچھ بھی سننا گوارا نہیں کرتے تھے۔ لیکھرام کے طور و طریق سے جو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اعلیٰ میں روا رکھا تھا۔ آپ کا دل چھلنی ہو رہا تھا۔ آپ نے برداشت بھی بڑی کی۔ اور لیکھرام کو متنبہ بھی کیا۔

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغِ برّانِ محمدؐ

کہ اے نادان اور بے راہ دشمن۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چمکتی ہوئی تیز تلوار سے ڈر۔ پر افسوس کہ وہ باز نہ آیا۔

پیشگوئی کا خلاصہ

اس پیشگوئی میں تین چیزوں کا بیان ہے۔

اول:۔ یہی کہ لیکھرام کو اس کی گستاخیوں اور بے ادبیوں کے عوض میں عذاب ضرور مل کر رہے گا۔

دوم:۔ عذاب کا وقت بیان کیا۔ کہ ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء سے لے کر چھ سال کے اندر اندر وہ عذاب نازل ہوگا۔ اور رسالہ کرامات الصادقین میں ۱۸۹۳ء میں آپ نے یہ بھی لکھا ؎

وبشّرنی ربّی وقال مبشّراً
ستعرف یوم العید والعید اقربٗ

یعنی مجھے لیکھرام کی موت کی نسبت خدا تعالیٰ نے بشارت دی۔ اور کہا کہ عنقریب تو اس عید کے دن کو پہچان لے گا۔ اور اصل عید کا دن بھی اس عید کے قریب ہوگا۔" یعنی لیکھرام کی ہلاکت عید کے دن کے قریب واقع ہوگی۔

سوم:۔ یہ عذاب معمولی تکالیف سے نرالا اور اس قدر خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہوگا۔ کہ آریہ قوم خواہ کتنی ہی دعائیں اور کوششیں کرے۔ وہ اس دردناک عذاب کو لیکھرام سے ہٹا نہیں سکے گی۔ یہ ایک اٹل فیصلہ خداوندی ہے۔ وکان امرًا مقضیا۔

خدائی فیصلہ کا دن

اب دیکھئے۔ خدائے قہار کیا فیصلہ کرتا ہے۔ مذکورہ پیشگوئی کے مطابق ایسا ہی وقوع پذیر ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی (۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء) سے پانچویں سال یعنی ۶ مارچ ۱۸۹۷ء عید کے عین دوسرے روز بروز شنبہ ۴ بجے شام کے بعد کسی نامعلوم غیبی ہاتھ نے لیکھرام کے پیٹ کو چاک کر دیا۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوا اپنے خون سے اسلام کی صداقت پر مہر ثابت کرتا ہوا نہایت حسرت و دکھ کی موت مرا۔ باوجود پوری تگ و دو اور ہر امکانی کوشش کے قاتل کا کوئی سراغ تک نہ چلا۔

پیشگوئی کا ردّ عمل

اس پیشگوئی کا پورا ہونا تھا۔ کہ ملک بھر میں شور مچ گیا۔ اور آریہ اپنی نادانی سے یہ سمجھتے ہوئے کہ مرزا صاحب نے خود لیکھرام کو قتل کروایا ہے۔ بڑے سیخ پا ہوئے۔ اور خطرناک غیظ وغضب میں بھر گئے۔ بعض جگہوں پر مسلمانوں کو شدید تکلیفیں دیں۔ حضورؑ کو آریوں کی طرف سے کئی خطوط موصول ہوئے۔ جن میں قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ اس پر پھر شیرِ خدا خادمِ اسلام اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غلام میدان میں نکلا۔ اور آریوں کو للکارا۔ اور ان کے سامنے ببانگ دہل یہ فیصلہ رکھا۔ آپؑ نے بذریعہ اشتہار خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اپنی بریت کا اظہار کیا۔ اور لکھا کہ

"اگر اب بھی کسی شک کرنے والے کا شک دور نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے۔ جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے۔ تو میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں۔ کہ جس سے یہ سارا قصہ فیصلہ ہو جائے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے۔ جس کے الفاظ یہ ہوں۔ کہ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ یہ شخص (یعنی حضرت مرزا صاحبؑ۔ ناقل) سازش قتل میں شریک ہے۔ یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے۔ تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر۔ جو ہیبت ناک عذاب ہو۔ مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو۔ اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص (یعنی ایسی قسم کھانے والا) ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا۔ تو میں مجرم ہوں۔ اور اس سزا کے لائق کہ ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیئے۔ اب اگر کوئی بہادر کلیجے والا آریہ ہے۔ جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے۔ تو اس طریق کو اختیار کرے۔" (اشتہار مورخہ ۱۵ رمارچ ۱۸۹۷ء)

ظاہر ہے کہ یہ طریق فیصلہ نہایت عمدہ اور انصاف پر مبنی تھا۔ لیکن جیسا کہ شروع سے ہی خدا تعالےٰ کے ماموروں کی مخالفت کرنے والوں کی یہ عادت ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ وہ صحیح طریق کو اختیار کریں۔ وہ کج روی ہی دکھاتے رہے ہیں۔ انہوں نے اس آسان طریق فیصلہ کی طرف ذرا توجہ نہ دی۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اعلان پر انہوں نے اپنی خاموشی سے ایک اور نشان صداقت پر مہر لگا دی۔

پیشگوئی کا اصل مقصد

جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ کہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا مقصد صرف اور صرف سیدنا حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت اور صداقت اسلام کا اظہار تھا۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ ایک ضروری بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اور جو ہماری اس کتاب کی روح رواں اور علّت غائی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ پیشگوئی بڑے مقصد کے ظاہر کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ یعنی اس بات کا ثبوت دینے کے لئے کہ آریہ مذہب بالکل باطل اور وید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور ہمارے سیّد و مولا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ نبی اور اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا مذہب ہے۔" (سراج منیر)

(آخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العالمین)

(چوہدری) عبدالکریم خاں کاٹھگڑھی شاہد مربّی سیالکوٹ۔

درخواست دعا

میٹرک کا امتحان یکم مارچ سے شروع ہو چکا ہے۔ اس میں شریک ہونے والے تمام احمدی طالبات وطلباء بزرگان سلسلہ احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

بزرگان سلسلہ کی روایات

اور

نوجوانان احمدیت کی ذمہ واریاں

(از مسعود احمد صاحب جہلمی۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

ابتدائے احمدیت میں جب کہ ہر کس و ناکس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ناکام کرنے اور آپ کی مخالفت کرنے کے در پے تھا۔ احمدیت میں شامل ہونا اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے دعویٰ پر ایمان لے آنا بجائے خود ایک بہت بڑی قربانی تھا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے ابتدائی صحابہ نہ صرف آپ کے دعاوی پر ایمان لائے بلکہ ان میں سے اکثر نے اپنا تن من دھن آپ کے قدموں پر لا رکھا اور اپنے مستقبل کو ہمیشہ ہمیش کے لئے آپ کے ساتھ وابستہ کر دیا۔ انہوں نے دنیا کو ایک ناکارہ اور ردی چیز کی طرح پھینک دیا۔ اور اس لعل اور ہیرے یعنی خدا تعالےٰ کو حاصل کر لیا۔ جو واقعی حاصل کرنے کے قابل تھا۔ خواہ جان دے کر بھی حاصل کرنا پڑے اور وہ نہ صرف خود ہی اس نور سے منور ہوئے۔ بلکہ انہوں نے دنیا کے دوسرے ہزاروں اور لاکھوں تاریک دلوں کو بھی اس نور کی ضیا سے منور کرنے کا عزم کر لیا لیکن وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ صحابہ کا دور بھی نہایت سبک رفتاری کے ساتھ گذر رہا ہے اور وہ خوش نصیب ہستیاں جن کو خدا تعالےٰ کے مامور اور فرستادہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی خدمت اور زیارت کی توفیق ملی ہے یکے بعد دیگرے ہم سے جدا ہو رہی ہیں۔ حال ہی میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کی وفات ہمارے لئے ایک بہت بڑا قومی صدمہ ہے۔

ان بزرگوں کی جدائی آنیوالی پود پر بہت اہم ذمہ داریاں عائد کرتی ہے۔ کیونکہ ان بزرگوں نے تو اپنے دور کو نہایت خوش اسلوبی کیساتھ گذارا اور عشق الٰہی اور اسلام پر فدائیت کی وہ مثالیں قائم کیں۔ جو رہتی دنیا تک یاد کی جاتی رہیں گی اب اس خدمت کو سرانجام دینا ہمارے ذمہ ہے۔ اگرچہ ہمیں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا زمانہ پانے کی فضیلت نہیں حاصل ہو سکی لیکن خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے میں پیدا کیا۔ اور ہمیں ان پاک چہروں کے دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جنہوں نے مسیح پاک علیہ السلام کے مقدس چہرہ کو دیکھا۔

اے نوجوانانِ احمدیت! صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فرض منصبی کو بطریق احسن سرانجام دیا اور ہر قسم کی قربانی کر کے یہ ثابت کر دیا کہ واقعی اس فضیلت کے وہ مستحق تھے۔ لیکن اب خدمت دین کا کام ہمارے سپرد ہے۔

پس آؤ کہ ہم بھی خدا تعالےٰ کے ساتھ عشق و محبت کے روابط کو اسقدر مضبوط کریں اور خدمت دین کی خاطر وہ قربانیاں کریں کہ جن سے ثابت ہو جائے کہ واقعی ہم آپ کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں:۔

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

پس اے نوجوانان احمدیت اس سلسلہ کی ناموس اور عزت کو قائم رکھنا اب ہمارے سپرد ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ جو اس کے فضل سے انشاء اللہ بڑھے گا۔ اور پھولے پھلیگا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ لیکن کس قدر خوش قسمت اور خوش نصیب ہوں گے ہم۔ اگر اس خدائی پودا کے بڑھانے میں ہماری حقیر مساعی بھی شامل ہو جائیگی۔

لیکن اے بھائیو! انبیاء اور ماموروں کی جماعتوں میں اپنے تئیں حقیقی طور پر شامل کرنا انسان سے بہت عظیم الشان قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اپنے ایک منظوم کلام میں ہمیں ہمارے فرائض سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

پھر وہی نالہ۔ وہی نیم شبی ان کی دعا
پھر وہی گریہ۔ وہی دیدۂ تر پیدا کر
پھر وہی زہد۔ وہی تقویٰ۔ وہی نفس کشی
ہاں وہی ضبط۔ وہی غض بصر پیدا کر
وحدت و طاعت و بےنفسی و صدق و اخلاص
حکمت و معرفت و علم و ہنر پیدا کر
دین پر مال و تن و جان تھے ان کے قرباں
رنگ یہ ہو سکے تجھ سے بھی اگر پیدا کر
شان اسلام کی قائم جو انہوں نے کی تھی
نقشہ عالم میں وہی بار دگر پیدا کر
سخت مشکل ہے کہ اس چال سے منزل یہ کٹے
ہاں اگر ہو سکے پرواز کے پر پیدا کر

آؤ ہم آج سے ہی تیاری شروع کر دیں اور ذکر و تحمید اور شب بیداری کی ان مقدس روایات کو برقرار رکھیں۔ جو ہمارے بزرگوں کا طرۂ امتیاز ہیں۔ اے خدا تو ہمیں توفیق عطا فرما۔

۔ آمین

"فن صحافت کی رُو سے خبر کی تعریف" کے موضوع پر دلچسپ مقالہ

ربوہ ۲۳ مارچ۔ کل بعد نماز عصر احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام دفتر تحریک جدید کے کمیٹی روم میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں روزنامہ الفضل کے اسسٹنٹ ایڈیٹر مکرم مسعود احمد صاحب بی اے نے "فن صحافت کی رو سے خبر کی تعریف" کے موضوع پر ایک جامع مقالہ پڑھا۔ جو بہت دلچسپی سے سنا گیا۔ کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو احمد صادق صاحب ننگال نے کی۔ صدارت کے فرائض مکرم مولینا ابو العطاء صاحب نے سرانجام دیئے بعد میں پندرہ منٹ تک سامعین کو سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ بھی خاصا دلچسپ رہا۔ اس موقعہ پر مکرم تنویر صاحب ایڈیٹر الفضل نے بھی حاضرین کے اصرار پر اپنا کلام سنایا۔

وفات

میرے حقیقی ماموں شیخ الٰہی بخش صاحب مل اونر منڈی بہاؤالدین ضلع سرگودھا بعارضہ دمہ لمبا عرصہ بیمار رہ کر یکم مارچ ۹½ بجے شب اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت خلیق مہمان نواز مالی قربانیوں میں سابقت رکھنے والے۔ نرم دل۔ مگر احمدیت کے لئے ایک باغیرت انسان تھے۔ ان کی وصیت اور دلی خواہش کے مطابق جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور کندھا دیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور انہیں احمدیت کا صحیح نمونہ بننے کی توفیق دے۔ آمین

(اہلیہ ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد پریذیڈنٹ محلہ دار البرکات ربوہ)

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ کوئٹہ کو حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات سے سخت صدمہ ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپؓ کی وفات سے جماعت ایک نہایت بابرکت وجود اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک فدائی اور مخلص صحابی سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے ہم سب کی دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ

درخواست دعا:۔ میرا بھتیجا عزیز بشارت الرحمٰن سلمہ خلف شیخ مسعود الرحمٰن صاحب میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے اسکی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار شیخ عظیم الرحمٰن ربوہ)

وکیل المال تحریک جدید کی درخواست خدام الاحمدیہ کی خدمت میں

فرمایا:- "(۱) میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اس لئے اٹھایا ہے تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔

(۲) سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو۔ اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔

(۳) پس میں امید کرتا ہوں کہ دوست اپنے بقائے بھی جلد ادا کریں گے اور پہلے سے زیادہ وعدے بھی لکھوائیں گے۔ اور

(۴) خدام الاحمدیہ کوشش کریں گے کہ کوئی نوجوان ایسا نہ رہے جس نے تحریک جدید میں حصہ نہ لیا ہو۔ اور پھر کوئی رقم ایسی نہ رہے جو وصول نہ ہو۔"

(۵) اللہ تعالے کے فضل سے کئی جماعتوں کے خدام الاحمدیہ شاندار کام کر رہے ہیں اور انہوں نے وعدوں کے لینے میں بھی جدوجہد کی ہے اور بعض نے یہ بھی تصدیق کی ہے کہ سب شامل ہو چکے ہیں۔ اور وہ اب دفتر دوم کے وعدوں کے وصول کرنے میں تگ و دو کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ ۳۱ مارچ تک ان وعدوں کا اکثر حصہ وصول ہو جائے گا۔

لیکن بعض جماعتوں نے توجہ کم کی ہے۔ ان کو بھی چاہئیے کہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے ایمان کا ثبوت دیں۔ اور اگر ان کی جماعت کے وعدے نہیں آئے تو فوری وعدے ارسال کریں اور جو وعدے دے چکے ہیں ان سے وصولی کی جائے اور ہر خادم جو اس جہاد میں حصہ لے کر اپنے لئے زاد راہ پیدا کر رہا ہے پوری کوشش کرے کہ اس کی جماعت کا دفتر دوم کا چندہ ۳۱ مارچ تک اول تو سو فیصدی ورنہ اکثر حصہ وصول ہو جائے۔ اللہ تعالے توفیق بخشے۔ آمین

یہ نوٹ لکھا جا چکا تھا کہ ڈاک میں مکرم رحیم بخش صاحب قائد بلوچستان کی چٹھی ملی انہوں نے اطلاع کی ہے کہ کوئٹہ کے تمام وعدے مکمل ہو چکے ہیں۔ البتہ کوئٹہ سے باہر کے بعض احباب کے وعدے آنے والے ہیں۔ اور تحریک جدید کی بفضل خدا ۳۱ مارچ تک دفتر اول و دوم کے ساڑھے آٹھ ہزار سے اوپر کے وعدوں کے مطابق پچاس فیصدی سے زیادہ ہونے کی امید ہے اور خدام سیکرٹری تحریک جدید اسی کوشش میں ہیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

قائد اعظم کی سیاسی زندگی اور اس کا ارتقاء

رسالہ الفرقان کا ماہ مارچ کا شمارہ ایک خاص نمبر چھپ رہا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رویاء کی روشنی میں واقعات و حقائق کے ساتھ قیام پاکستان اور قائد اعظم مرحوم کی سیاسی زندگی کے ارتقاء کو نہایت دلچسپ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ تاریخی حیثیت سے بھی یہ مقالہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ رسالہ قاعدہ کے مطابق پانچ مارچ کو ڈاکخانہ سے جملہ خریداران کے نام بھیجا جا رہا ہے۔ اگر آپ خریدار نہیں تو سالانہ چندہ پانچ روپے بھیج کر سال بھر کے لئے خریدار بن جائیں۔ یہ خاص نمبر بھی آپ کو پہنچ جائے گا۔ صرف اس خاص نمبر کے لئے دس آنے کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ

ضروری اطلاع

"قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بہاولپور ڈویژن (اضلاع ڈیرہ غازیخاں، مظفر گڑھ بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یارخاں) کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۱۰ مارچ کو بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور ڈویژن کا نہ صرف ایک غیر معمولی سالانہ تربیتی اجلاس بلکہ قائدین اضلاع کا انتخاب بھی زیر صدارت مکرم جناب نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہوگا۔ تمام مجالس متعلقہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک اجلاس ہوں۔

الفضل کا یہ پرچہ تمام قائدین کی خدمت میں ارسال کیا جا رہا ہے۔ اس لئے وہ اسی اعلان کو آخری اطلاع تصور فرمائیں۔

خاکسار مسعود احمد

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور ڈویژن از مسجد احمدیہ بلاک ۲۳۔ ڈیرہ غازیخاں

"تا توانی جہد کن از بہر دین با جان و مال
تا ز ربّ العرش یابی خلعت صد آفریں" (مسیح موعودؑ)

جہاں تک اور جب تک تجھ سے ہو سکے جان اور مال کے ساتھ دین کے لئے کوشش کر تا تو خداوند عرش سے سینکڑوں شاباش کی خلعت پائے۔

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں اب صرف دو ماہ کے قریب باقی ہیں۔ بے شک اس وقت تک چندوں کی آمد پچھلے سال اسی وقت تک کی آمد سے قدرے زیادہ ہے لیکن تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں ابھی تک انجمن کے محاصل میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے قریب کمی ہے خاکسار کو اس امر کی کوئی تشویش نہ ہوتی اگر ان دنوں پچھلے سالوں کی طرح چندہ کی وصولی کی رفتار میں ازدیادی ہو جاتی۔ کیونکہ سابقہ سالوں کے اعداد و شمار کا بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر سال آخری دو تین مہینوں میں شروع سال کے مہینوں کی نسبت چندہ کی وصولی کی رفتار بہت تیز ہو جایا کرتی ہے۔ اور اس طرح سال کے آخر تک بجٹ پورا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس سال ابھی تک وصولی کی رفتار میں کوئی زیادتی نہیں ہوئی۔ اور جلسہ سالانہ کے بعد چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں تو نمایاں طور پر کمی واقع ہو گئی ہے۔ پس میں تمام جماعتوں کو اس صورت حال سے متنبہ کرتے ہوئے ان سے درخواست کرتا ہوں کہ پہلے سالوں کی طرح سال رواں کے باقی ایام میں بقاؤں کی وصولی کی طرف بہت زیادہ توجہ کریں اور اپنی جدوجہد کو انتہا تک پہنچا کر بارگاہ ایزدی سے خوشنودی کا خلعت پائیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ نومبر مطبوعہ اخبار الفضل مؤرخہ یکم دسمبر ۵۶ء میں فرمایا تھا کہ

"چاہیے سال کے آخر میں
چندہ کی مقدار میں ایک پیسہ کی
بھی کمی ہو۔ کہ دشمن کو شور مچانے
کا موقعہ مل جائے گا۔"

پس یہ سال ہمارے لئے بہت اہم ہے اور ضروری ہے کہ جس طرح جلسہ سالانہ پر حاضر ہو کر آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ساتھ اپنی بے پناہ محبت اور عقیدت کا اظہار کیا۔ اسی طرح اس سال چندہ کی ادائیگی کے ذریعہ اپنی لازوال فدائیت اور وابستگی کا ثبوت پیش کریں اور اتنی رقم پیش کر دیں جس کی نظیر پچھلے سالوں میں نہ پائی جاتی ہو۔ ہر جماعت نہ صرف اپنا بجٹ پورا کرے بلکہ اس سے زیادہ رقم خزانہ صدر انجمن میں جمع کرائے۔ اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے جماعت کو لگاتار ترقی عطا فرما رہا ہے۔ افراد کے لحاظ سے بھی اور افراد کی آمدنیوں کے لحاظ سے بھی اس لئے چندہ کی مقداروں میں بھی اسی نسبت سے زیادتی ہونی چاہیئے۔

خاکسار نے پچھلے اعلان میں قرآن کریم سے یہ واضح کیا تھا کہ اگرچہ بعض حالتوں میں کسی خدمت سے معافی جائز ہے لیکن عام طور پر یہ رجحان پسندیدہ نہیں۔ اس کی وجہ جہاں تک خاکسار سمجھ سکا ہے یہ ہے کہ اللہ تعالے اپنے بندوں پر اتنا ہی فرض واجب کرتا ہے جس کے ادا کرنے کی اس نے انہیں توفیق دی ہو۔ چندہ کے بارہ میں مومنوں کے لئے اللہ تعالے نے متعدد جگہ اپنے پاک کلام میں فرمایا ہے کہ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ یعنی ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔ سورہ طلاق ع۱ میں فرمایا۔ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا (فراخی والے کو چاہیئے کہ وہ اپنے وسیع مال میں سے خرچ کرے اور جس پر رزق کی تنگی وارد ہے اس کو چاہیئے کہ وہ بھی اسی میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہو اللہ کسی نفس کو (کسی خدمت کے لئے) پابند نہیں کرتا۔ مگر اسی حد تک جو کچھ اس نے اسے دیا ہو اور اللہ تعالے ضرور ہی تنگی کے بعد فراخی کر دے گا) پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے جہاں جہاں بھی اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔ جیسے سورہ بقرہ ع۳۴ میں فرمایا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (اے ایمان والو جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ ایسا وقت آنے سے پہلے جب نہ خرید و فروخت ہو گی۔ نہ کوئی دوستی اور نہ ہی کوئی سفارش (اور اس حکم کو نہ ماننے والے ظالم ہیں) ہر جگہ یہی مراد ہے کہ امراء بھی خرچ کریں اور غرباء بھی خرچ کریں۔ امراء اپنی فراخی اور دولتمندی کی وجہ سے زیادہ خرچ کریں اور غرباء اپنی تنگی کے پیش نظر کم خرچ کریں۔ یہ نہیں کہ جن کو اللہ تعالے نے زیادہ دیا ہے وہ تو اس راہ میں خرچ کریں۔ لیکن جن کو کم دیا ہے وہ کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ نہ کریں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالے معذرت کرنے اور معافی مانگنے کو پسند نہیں کرتا۔ فرمایا عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ

الذین صدقوا وتعلم الکذبین۔ لایستاذنک الذین یؤمنون باللہ والیوم الاخر ان یجاھدوا باموالھم وانفسھم واللہ علیم بالمتقین۔ انما یستاذنک الذین لا یؤمنون باللہ والیوم الاخر وارتابت قلوبھم فھم فی ریبھم یترددون (توبہ ع ۷)

اللہ تجھے معاف کرے۔ تو نے ان کو کیوں اجازت دے دی۔ تب تک کہ تجھ پر ظاہر ہو جائے۔ وہ لوگ جو صادق تھے اور تو جھوٹوں کو بھی جان لیتا۔ جو لوگ اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس بات کے لئے تجھ سے معافی کے خواستگار نہیں ہوں گے کہ وہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کریں اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ صرف وہی لوگ تجھ سے معافی چاہتے ہیں جن کو اللہ اور یوم آخر پر (سچا) ایمان نہیں۔ اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ اپنے شک کی وجہ سے تردد میں گرفتار ہیں۔

پس ہر احمدی کہلانے والے کے لئے لازمی ہے کہ وہ حیثیت کے مطابق ضرور چندہ دے خواہ اس کی آمد کتنی ہی کم کیوں نہ ہو۔ کم آمد والوں سے قلیل رقم کا ہی مطالبہ کیا جاتا ہے۔ لیکن کسی شخص کو اس ثواب سے محروم نہیں رہنا چاہئیے۔ جس طرح ہر شخص جتنی بھی اس کی آمدنی ہو اپنی مختلف ضروریات کے لئے کچھ نہ کچھ گنجائش نکالتا ہے اسی طرح چندہ کو بھی اپنی ہی ضرورت سمجھ کر اس کے لئے گنجائش نکالنی چاہئیے۔ کیونکہ خدا کی خاطر جو چندہ دیا جاتا ہے اس میں درحقیقت دینے والے کا اپنا ہی بھلا ہوتا ہے۔ سمجھ بوجھ رکھنے والا شخص آسانی سے اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ جب اس کی آمدنی کے پندرہ حصے اس کی ضرورتیں پوری نہیں کر سکتے تو سولہواں حصہ بھی جو خدا کا حصہ ہے اسے اپنی ذات پر خرچ کرنے سے کسی کو فارغ البالی نصیب نہیں ہو سکتی البتہ ایسا کرنے سے وہ اپنے آپ کو خیر و برکت سے ضرور محروم کر لیتا ہے۔ اگر ایسے شخص کے دل میں نصیحت حاصل کرنے کا شوق ہو تو اسے اپنے ارد گرد دیکھنے سے احباب کا پتہ چل جائے گا جو امیر و کبیر تو نہیں لیکن اپنے مولا کی رضا کی خاطر اپنی آمد کا بہت بڑا حصہ چندہ میں دے دیتے ہیں۔ اور عزت، سکون اور فارغ البالی کی زندگی انہیں میسر ہے۔

ناظر بیت المال۔ ربوہ

مجالس انصار اللہ کا جدید انتخاب جلد کرایا جائے

فیصلہ کے مطابق عہدہ داران انصار کا انتخاب فوری طور پر ہونا چاہئیے۔ سب جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ زعماء صاحبان انصار اس کام کو جلد سر انجام دے کر فہرست عہدیداران منظوری کے لئے دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں ارسال فرمائیں۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

تعزیت کی قرارداد

جماعت احمدیہ لاہور کے عام اجلاس مورخہ ۲۲ ۲/۵۷ میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت متفقہ طور پر پاس کی گئی۔

"مکرم ڈاکٹر غلام غوث صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر جماعت احمدیہ لاہور خلوص دل کے ساتھ گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے اور مخلص صحابہ میں سے تھے۔ آپ دیندار متقی اور باخدا بزرگ تھے۔ مسجد میں آکر نمازیں با جماعت ادا کرنے اور دعاؤں میں مشغول رہنے کا انہیں بیحد شوق تھا۔ ایسے باخدا بزرگ کی وفات جماعت کے لئے ایک بھاری صدمہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں بلند مقامات عطا کرے۔ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مکرم ڈاکٹر صاحب رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اسد اللہ خاں، امیر جماعت احمدیہ لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب کے لڑکے جہانگیر بیگ کا دایاں بازو چھت سے گرنے سے ٹوٹ گیا ہے اور لائلپور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ تمام دوستوں اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

خواجہ عبد الکریم کرم رسٹو ونڈ۔ ربوہ

(۲) میری اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

(چوہدری) محمد انور۔ دار الصدر غربی۔ ربوہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

920

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر ملتان کو شیڈول ریٹ کے سربمہر ٹنڈر ۱۹ مارچ ۱۹۵۷ء کو تین بجے بعد دوپہر تک مطلوب ہیں۔ یہ ٹینڈرز اسی روز سوا تین بجے کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	زر ضمانت
۱	مونیٹری زون کی حدود میں یکم اپریل ۱۹۵۷ء سے ۳۱ مارچ ۵۸ء تک کے عرصہ میں مرمت اور تعمیرات کے کاموں کی سرانجام دہی ان میں حسب ذیل زون شامل ہوں گے۔ (ا) آئی او ڈبلیو ملتان سیکشن (ب) آئی او ڈبلیو پاکپتن سیکشن (ج) آئی او ڈبلیو خانیوال سیکشن (د) آئی او ڈبلیو جھنگ صدر سیکشن (س) آئی او ڈبلیو لودھراں سیکشن (ص) آئی او ڈبلیو سمہ سٹہ سیکشن (ط) آئی او ڈبلیو خانپور سیکشن (ع) آئی او ڈبلیو گھوٹکی سیکشن (ف) اے۔ ای۔ این بہاولنگر سیکشن (ق) اے۔ ای۔ این بھکر سیکشن	۱۰۰۰/- روپیہ فی زون
۲	۵۸-۱۹۵۷ء کے دوران کنوؤں حوضوں اور ذخیروں کی صفائی (ا) ڈویژنل انجینئر ۱ این ڈبلیو آر ملتان سیکشن	۱۰۰/- "
	(ب) " " ۲ " "	۱۰۰/- "
۳	۵۸-۱۹۵۷ء کے دوران مندرجہ ذیل اسٹیشنوں پر ریلوے کی معیاری ہدایات کے مطابق دوسرے درجے کی اینٹوں کی فراہمی	

	اسٹیشن	مقدار	زر ضمانت
(ا)	ملتان	۲۰ لاکھ	۱۰۰۰/- روپے
(ب)	منٹگمری	۱۳ "	۱۰۰۰/- "
(ج)	رحیم یار خاں	۷ "	۸۰۰/- "
(د)	گھوٹکی	۳ "	۵۰۰/- "
(س)	لیاقت پور	۳ "	۵۰۰/- "
(ص)	بہاولپور	۵ "	۵۰۰/- "
(ط)	بہاولنگر	۷ "	۸۰۰/- "

۴۔ مندرجہ ذیل سیکشنوں میں تعمیری سامان مثلاً چونا، اینٹوں کے ٹکڑے، کنکر، سرخی، بھوسا، عمدہ ریت، مٹی کے پلاسٹر کے لئے گارا اور گوبر وغیرہ کی فراہمی

سیکشن	سٹیشن جہاں مال سپلائی کرنا ہے	
(ا) اے۔ ای۔ این ملتان سیکشن	ملتان، پاکپتن	۳۰۰/-
(ب) " " " خانیوال "	خانیوال، منٹگمری، شورکوٹ روڈ اور جھنگ صدر	۳۰۰/-
(ج) " " " لودھراں "	لودھراں و سمہ سٹہ	۳۰۰/-
(د) " " " خانپور "	خانپور اور گھوٹکی	۳۰۰/-
(س) " " " بہاولنگر "	بہاولنگر اور شیخ واہن	۳۰۰/-
(ص) " " " بھکر "	مظفرگڑھ اور بھکر	۳۰۰/-

نوٹ: اوپر درج کئے ہوئے ہر حصۂ کام کے لئے اے بی اور سی وغیرہ نشان ڈال کر علیحدہ علیحدہ ٹنڈر پیش کئے جائیں۔ ٹنڈر کا مقررہ فارموں پر ہونا ضروری ہے۔ یہ فارم دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے ۱۹ مارچ ۵۷ء کو ایک بجے بعد دوپہر تک اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیدار ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اور غیر منظور شدہ ٹھیکیدار چار روپے فی فارم کے حساب سے حاصل کر سکتے ہیں۔

ان ٹھیکیداروں کو جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں ہیں اپنے سابقہ تجربے اور مالی حالت کے متعلق سرٹیفکیٹوں اور تصدیقی تحریرات کی نقول جو گزیٹڈ افسران کی طرف سے باقاعدہ تصدیق شدہ ہوں اپنے ٹنڈروں کے ہمراہ داخل کرنی چاہئیں۔

تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف درخواست پیش کرنے پر دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان)

آل پاکستان انٹر کالیجیٹ اردو و انگریزی مباحثوں میں

تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ کی نمایاں کامیابی

سرگودھا - ۲۸ فروری - گورنمنٹ کالج سرگودھا کے زیر اہتمام ہونے والے آل پاکستان انٹر کالجیٹ اردو اور انگریزی مباحثات میں تعلیم الاسلام کالج یونین ربوہ کی نمائندگی کرنے والے طلباء نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ ۲۷ فروری کو ہونے والے اردو مباحثہ میں جناب عبدالرشید صاحب متعلم تعلیم الاسلام کالج نے سخت مقابلہ کے بعد تیسرا انعام حاصل کیا۔ دوسرے روز انگریزی مباحثہ میں جناب ظفر محمود صاحب نے چہارم انعام حاصل کیا۔ اردو مباحثے میں ٹیم رنرز اپ رہی۔ یاد رہے کہ امسال کالج یونین کے مقررین نے تمام گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ انعامات و اعزازات حاصل کئے ہیں۔ وہ اب تک مختلف کالجوں میں منعقد ہونے والے مباحثات میں پانچ انعامات جیت چکے ہیں۔ اور پانچ موقعوں پر ہماری ٹیمیں رنرز اپ رہیں۔

(نائب صدر تعلیم الاسلام کالج یونین)

سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک مسترد ہو گئی

لاہور ۵ر مارچ - کل صوبائی اسمبلی میں سپیکر کے خلاف مسلم لیگ پارٹی کی طرف سے پیش کردہ تحریک عدم اعتماد کثرت رائے سے مسترد کر دی گئی۔ مسلم لیگ نے عارضی چیئرمین پیر الٰہی بخش کی اپیل کے پیش نظر باقاعدہ تقسیم آراء کا مطالبہ نہیں کیا اور چیئرمین نے آوازوں کی بناء پر تحریک مسترد قرار دے دی۔

اس تحریک کا نوٹس اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں ۳۱ر جنوری ۵۷ء کو دیا گیا تھا۔ اور یکم مارچ کو اجلاس دوبارہ شروع ہوا تو وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب کی تجویز پر اسے زیر بحث لایا گیا۔ کل بحث کے تیسرے دن صرف تین اراکان سردار بہادر خان، پیرزادہ عبدالستار اور قاضی مرید احمد نے تقریریں کیں۔

برطانوی وزیر اعظم کی توقعات

لنڈن ۵ر مارچ - برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن نے اس توقع کا اظہار کیا ہے۔ کہ ان کی برمودا میں صدر آئزن ہاور کے ساتھ ہونے والی ملاقات سے برطانیہ اور امریکہ کے تمام اختلافات ختم ہو جائیں گے انہوں نے اس توقع کا بھی اظہار کیا کہ مستقبل کے لئے دونوں ملکوں کی ایک مشترکہ پالیسی کی مضبوط بنیادیں بھی اس ملاقات میں رکھی جا سکیں گی۔ یہ ملاقات ۲۱ر مارچ کو ہو رہی ہے۔

عالمی بینک کا مشن کراچی میں

کراچی ۵ مارچ۔ چار ارکان پر مشتمل عالمی بینک کا ایک مشن پاکستانی ریلوں کے سروے کے لئے نیویارک سے کراچی پہنچا۔ اس وفد کے لیڈر کینیڈین ریلویز کے نائب صدر مسٹر فیرویدر ہیں۔ پاکستان نے اپنی ریلوں کی ترقی کے لئے بینک سے تین کروڑ تیس لاکھ ڈالر قرض کی جو درخواست کی ہے۔ یہ مشن اس کی منظوری کے امکانات کا جائزہ لیگا۔

پاکستان اور جرمنی میں تجارتی بات چیت

کراچی ۵ مارچ۔ کل یہاں پاکستان اور مغربی جرمنی کے درمیان تجارتی بات چیت شروع ہو گئی۔ پاکستانی وفد کی قیادت محکمہ تجارت کے سیکرٹری مسٹر عزیز احمد کر رہے ہیں۔ اور جرمن وفد کے قائد ڈاکٹر فان برگن ہیں۔ اس بات چیت میں دونوں ملکوں کے درمیان ایک وسیع تر تجارتی معاہدے کے امکانات کا جائزہ لیا جائیگا۔

چین میں ٹیلی ویژن

ہانگ کانگ ۵ر مارچ - پیکنگ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق روسی سائنسدانوں نے چین میں ٹیلی ویژن لگانے کا منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ یہ ٹیلی ویژن سفید اور سیاہ کے علاوہ رنگین بھی ہوگا - یہ منصوبہ حکومت چین کو مطالعہ کے لئے بھیجا جا چکا ہے۔

غزہ اور خلیج عقبہ سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی کے متعلق

اقوام متحدہ کے کمانڈر اور اسرائیلی کمانڈر کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا

نیویارک ۵ر مارچ۔ کل لڈا کے ہوائی اڈے پر اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج کے کمانڈر اور اسرائیلی چیف سٹاف جنرل دایان کے درمیان پھر گفتگو ہوئی جو ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ اس ملاقات میں دونوں کے درمیان غزہ اور خلیج کے علاقے سے اسرائیلی فوجوں کے انخلاء کی تفصیلات کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا۔ کل جنرل اسمبلی میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ اور اسرائیلی وزیر خارجہ نے اس سمجھوتے کا اعلان کیا۔ تاہم انہوں نے اس کی تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا۔ مسٹر ہمرشولڈ نے کہا میں نے میجر جنرل برنس کو اسرائیلی فوجوں کی مکمل واپسی کے بعد اس علاقے کا انتظام سنبھالنے کے بارے میں ہدایات بھیج دی ہیں۔

تجارتی نرخ (لاہور)

سونا پانسہ ۔ ۔ ۸ ۔ ۱۱۴

سونا تیزابی ۔ ۔ ۱۲ ۔ ۱۱۳

ڈھاکہ میں سعودی عرب کے تجارتی وفد کی مصروفیات

ڈھاکہ ۵ر مارچ۔ سعودی عرب کے تجارتی وفد نے جو آجکل مشرقی پاکستان کا دورہ کر رہا ہے۔ کل یہاں ایک کانفرنس میں صنعت و تجارت کے اعلیٰ افسران سے ملاقات کی۔ صوبے کے وزیر اعلیٰ جناب عطاء الرحمن خان نے اس کانفرنس کا افتتاح کیا۔ انہوں نے وفد کو خوش آمدید کہتے ہوئے امید ظاہر کی کہ اس کے متوقع اور خوشکن نتائج ظاہر ہوں گے۔

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر صوفی احمد صاحب انچارج سول ہاسپٹل فتح جنگ کا لڑکا رشید احمد ایف۔ ایس۔ سی کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے اور لڑکی امۃ الحمید میٹرک کا امتحان دے رہی ہے۔ دونوں کی امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید عبدالباسط ربوہ)

اعلان دار القضاء

جن احباب جماعت نے چوہدری فتح محمد صاحب سیال والی اراضی واقع سندھ کے متعلق درخواستیں دی ہوئی ہیں - ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ ان کی سماعت ۲۳ر ۳/۵۷ بوقت سات بجے شام دفتر بورڈ آف قضاء میں

ناظم دار القضاء ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲